سوال

(818) کیا غیر موکدہ سنتیں چھوڑنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مالکیہ کے نزدیک ایک ہی نماز کی تین غیر موکدہ سنتیں ترک کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ کیا اس پر فتویٰ دینا درست ہے جب کہ غیر موکدہ سنتیں چھوڑنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری کتاب الزکاۃ کے آغاز میں حدیث الاعرابی کے تحت امام قرطبی رحمہ اللہ مالکی رقمطراز ہیں:

''یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ نفلی کام ترک کرنے جائز ہیں۔ لیکن ہمیشہ سنتوں کا چھوڑنا دین میں نقص کا باعث ہے، جب کہ انہیں کم تر سمجھ کر اور بے رغبتی سے چھوڑنے والا آدمی فاسق وفاجر ہے، کیونکہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعید وارد ہے:

'مَن رَغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی' صحیح البخاری، بَابُ التَّرغِیبِ فِی النِّکَاحِ، رقم: ٥٠٦٣

''جو میری سنت سے بے رغبتی کرے وہ مجھ سے نہیں۔''

''شروع میں صحابہ اورتابعین وغیرہ سنتوں پر اسی طرح ہمیشگی کرتے تھے۔ جس طرح وہ فرائض کا اہتمام کرتے تھے۔ دونوں کے ثواب کو غنیمت سمجھتے ہوئے ان میں تفریق نہیں کرتے تھے۔ یہ صرف فقہاءِ کرام کا طریقہ کار ہے، کہ انہوں نے یہ تفریق کردی، کہ کس چیز کا لوٹانا واجب ہے؟ کس کا نہیں اور کس کام کا مرتکب سزا کا مستحق ہے اور کس کا نہیں؟'' فتح الباری: ٣ ٢٦٥

مذکورہ تصریح سے یہ بات ظاہر ہورہی ہے، کہ بعض امور کو محض ہلکا سمجھ کر ترک کردینا نقصان دہ اوراپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ لہٰذا موقع اور عمل کے تقاضوں کے مطابق اگر کسی وقت ایسا فتویٰ صادر کردیا جائے تو بظاہر گنجائش ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :692

محدث فتویٰ